ریاست کشمیر میں ایک نہایت غیر منصفانہ قانون

ریاست کشمیر میں کسی ہندو کو کوئی اور مذہب اختیار کرنے پر نہیں۔ بلکہ اسلام قبول کرنے پر جو یہ سزا دی جاتی ہے۔ کہ اسے موروثی جائداد سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ اپنی موروثی اراضی اپنے حق میں انتقال نہیں کرا سکتا۔ اس غیر منصفانہ طریق عمل کی گونج کشمیر اسمبلی میں اس وقت سُنائی دی جب حال ہی میں لداخ کے نامزد بدھ ممبر راجہ کلون چھوانگ انچنا نے یہ سوال کیا۔ کہ:۔

"کیا یہ امر واقعہ ہے۔ کہ لداخ میں خلاف قانون مذہب اہل بدھ کے تبدیلی کرنے پر وہ اپنی موروثی جائداد سے محروم نہیں کئے جاتے۔ اور اپنی موروثی اراضی کے انتقال اپنے حق میں کراتے رہتے ہیں"؟

اس کا جواب ریاستی حکومت کی طرف سے یہ دیا گیا۔ کہ "لداخ میں کوئی ایسا قانون یا رواج نہیں جس کے تحت کوئی بدھ مذہب تبدیل کرنے پر اپنی آبائی جائداد سے محروم رکھا جائے"!

"اسی سلسلہ میں ایک ضمنی سوال کے جواب میں کہا گیا۔ کہ:۔ ہندو لاء بدھوں پر حاوی نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ ہندو نہیں"!

اس سوال وجواب سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ریاست کشمیر میں بدھوں کو ہندوؤں میں شامل نہیں کیا جاتا۔ وہاں یہ بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ ریاست کی تعزیرات میں اس وقت تک یہ دقیانوسی قانون موجود ہے۔ کہ اگر کوئی ہندو اسلام قبول کرے۔ تو اسے موروثی جائداد سے محروم کر دیا جائے۔ ظاہر ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں جبکہ ضمیر اور مذہب کی آزادی ہر انسان کا پیدائشی حق سمجھا جاتا ہے۔ اور اس پر کسی قسم کی پابندی یا جبر بہت بڑا ظلم قرار دیا جاتا ہے۔ ریاست جموں وکشمیر کی قانونی کتاب میں ایک ایسا قانون موجود ہے۔ جو اسلام قبول کرنے والے ہندوؤں کی مذہبی آزادی میں بہت بڑی رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ وہ ہر اس شخص کو جو اسلام میں داخل ہونا چاہے مجبور کرتا ہے۔ کہ اپنے آبائی ورثہ سے محروم ہو جائے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ہندو دھرم چونکہ مذہب تبدیل کرنے والے کے لئے یہ سزا تجویز کرتا ہے۔ اس لئے ایک ہندو ریاست کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس پر عمل کرے۔ لیکن ہندو دھرم میں تو ستی ہو جانا بھی بہت قابل تعریف اور مقدس فعل ہے۔ پھر کیا کوئی ہندو ریاست اپنی حدود میں اس کی اجازت دینے اور ستی ہونے کے لئے حوصلہ افزائی کرنے کے لئے تیار ہے۔ اگر نہیں۔ تو کیوں؟ اسی لئے کہ موجودہ زمانہ میں اس قسم کے فعل کو جسے خواہ ہندو دھرم کتنا ہی مقدس قرار دے جائز نہیں قرار دیا جا سکتا۔ پھر یہی طریق عمل مذہب تبدیل کرنے والے کے متعلق کیوں اختیار نہ کیا جائے۔ اور کیوں ہندو دھرم کے ایسے قانون کو اس پر عائد کیا جائے۔ جو موجودہ زمانہ میں قطعاً قابل قبول نہیں ہے۔

پھر کیا ہندو صاحبان یہ گوارا کریں گے کہ کسی ایسے اسلامی ملک یا ریاست میں جہاں مرتد کی سزا سنگسار کرنا سمجھی جاتی ہے۔ اگر کوئی مسلمان مذہب تبدیل کرے۔ تو اسے سنگسار کر دیا جائے۔ اگر نہیں۔ تو انہیں وہ قانون بھی قطعاً بہ نظر پسندیدگی نہیں دیکھنا چاہیئے۔ جو کسی ہندو کے مسلمان ہونے پر حرکت میں لایا جاتا ہے۔

شہنشاہ حبشہ پھر تختِ حکومت پر

حبشہ کے ساتھ اسلامی دُنیا کو ایک خاص وابستگی ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے وقت جب قلیل التعداد مسلمانوں پر کفار کے مظالم حد سے بڑھ گئے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے بعض مسلمان حبشہ چلے گئے۔ جہاں ان کے ساتھ نہایت عمدہ سلوک کیا گیا۔ اور بادشاہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقیدت بھی اظہار کیا۔ اس حسن سلوک نے احسان شناس مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے حبشہ کا گرویدہ بنا دیا ہے۔ جب ۱۹۳۶ء میں اٹلی نے حبشہ پر حملہ کر کے تمام ملک پر قبضہ کر لیا۔ تو مسلمانانِ عالم کو بہت صدمہ ہوا۔ لیکن اب جبکہ پانچ سال کے بعد حکومت برطانیہ نے حبشہ کو بذریعہ جنگ اٹلی سے چھین لیا۔ اور شہنشاہ حبشہ کو اس کا کھویا ہوا تخت واپس دلا دیا۔ تو مسلمانوں نے خاص طور پر خوشی محسوس کی ہے۔

مسلمانوں کے نقطۂ نگاہ سے حکومتِ برطانیہ نے یہ اتنا بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ جو ہمیشہ اس لحاظ سے تاریخ میں یادگار رہے گا۔ کہ ایک مظلوم اور ستم رسیدہ قوم کو نہ صرف ایک جابر حکومت کے پنجۂ ستم سے چھڑانے کی کامیاب کوشش کی بلکہ اس حکومت کو کیفر کردار تک بھی پہونچایا۔ مظلوم کی حمایت خدا تعالےٰ کے حضور سے بہت بڑے اجر کی مستحق ہوتی ہے۔ پھر مظلوم بھی وہ جس کے آباء نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کو پناہ دی تھی۔ اس لئے دُعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ برطانیہ کو اپنے خاص فضل سے کامیاب کرے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ماہ ہجرت ۱۳۲۰ ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو سر درد کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

آج صبح مسجد محلہ دارالبرکات میں مقامی اطفال احمدیہ کا تقریری مقابلہ ہوا جس میں مختلف حلقوں کی مجالس کے آٹھ اطفال نے حصہ لیا۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) اخوند محمد اکبر خان صاحب قادیان کی لڑکی چار ماہ سے بیمار ہے۔ (۲) غلام سرور صاحب طالب علم دار احمدیہ قادیان کے بھائی محمد اکبر صاحب صوبہ بہار میں عرصہ سے بیمار ہیں (۳) محمد علی صاحب پٹواری چندر کے کی لڑکی چار ماہ سے بیمار ہے۔ (۴) سید سعید حسن صاحب خالصہ کالج امرتسر نے امسال ایف۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

تبلیغی لٹریچر مفت جن اصحاب کو مختلف قسم کے تبلیغی ٹریکٹ اور اشتہارات کی ضرورت ہو وہ ٹکٹ برائے محصول ڈاک بھیج کر محمد شفیع صاحب بکس میکر پنج پورہ شہر سیالکوٹ سے منگالیں۔ انہوں نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کا خطبہ جمعہ بھی جو ۳۰ اپریل کے "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے پوسٹر کی شکل میں شائع کیا ہے۔

اعلان نظارت تعلیم و تربیت نے مولوی ارجمند خانصاحب کو وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ان کے لئے مبارک کرے۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

ولادت ۷ مئی ۱۹۴۱ء کو خدا تعالیٰ نے خاکسار کو دوسری لڑکی عطا فرمائی۔ احباب اس کے نیک اور بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد اعظم بوتالوی قادیان۔

تبلیغی مرکز قائم کرنے کے متعلق ضروری اعلان

مجلس مشاورت منعقدہ اپریل ۱۹۴۱ء کے موقعہ پر نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے نمائندگان کا ایک اجلاس بلا کر اس امر پر غور کیا گیا تھا۔ کہ صوبہ پنجاب میں پہلے سے زیادہ موثر نتیجہ خیز اور مفید تبلیغ کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا جائے۔ بالآخر موزوں تبادلہ خیالات کے بعد یہ تجویز مناسب خیال کی گئی تھی۔ کہ صوبہ بھر میں قادیان کے علاوہ مندرجہ ذیل پانچ اور مرکز قائم کئے جائیں۔ (۱) ملتان (۲) راولپنڈی (۳) لائل پور (۴) لاہور (۵) لدھیانہ

اب بذریعہ اعلان ہذا مقامات مذکورہ کے احباب کرام کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ مبلغ کے لئے قابل رہائش مکان کے انتظام کے علاوہ تبلیغی ضروریات کے لئے کہاں تک امداد دینے کے لئے تیار ہیں۔ تاکہ جملہ امور پر غور کرنے کے بعد وہاں مبلغ مقرر کیا جا سکے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ نبوت

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں میں کیا ہے۔ کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔ اور میرا یہ قول کہ "من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب" اس کے معنی صرف اس قدر ہیں۔ کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔ ہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ اور ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ میں باوجود نبی اور رسول کے لفظ کے ساتھ پکارے جانے کے خدا کی طرف سے اطلاع دیا گیا ہوں۔ کہ یہ تمام فیوض بلا واسطہ میرے پر نہیں ہیں بلکہ آسمان پر ایک پاک وجود ہے۔ جس کا روحانی افاضہ میرے شامل حال ہے۔ یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمد اور احمد سے مسمّٰی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔ یعنی بھیجا گیا بھی۔ اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی۔ اور اس طور سے خاتم النبیین کی مہر محفوظ رہی۔ کیونکہ میں نے انعکاسی اور ظلی طور پر محبت کے آئینہ کے ذریعہ سے وہی نام پایا" (ایک غلطی کا ازالہ)

التجائے گوہر

وہ آنسو جاری ہوں جنمیں ہر اشک سے دریا پھوٹ پڑے
دنیا میں آگ لگا ڈالے جب دل کا چھالا پھوٹ پڑے

وہ سوز محبت دے یارب جو ہستی کو کندن کر ڈالے
جو قطرہ خوں کا مرے نکلے اس سے سوتا پھوٹ پڑے

وہ اس میں امنگیں پیدا ہوں اسلام پہ قرباں ہونے کی
ہر ایک امنگ ایسی ہو جس سے جبر کی دنیا پھوٹ پڑے

تثلیث کا ویسا شرک نرالا دنیا میں پھیلایا ہے
پھر جنگ کے شعلے کیوں نہ اٹھیں پھر کیوں نہ کلیسا پھوٹ پڑے

یارب وہ گداز الفت دے جو دل کو خوں میں نہلائے
ان آنکھوں کو یہ عزت دے تسنیم کا چشمہ پھوٹ پڑے

ہو خیر ترے میخانہ کی اے ساقی کوثر گوہر کو
وہ گھونٹ پلا دے جس سے ایک صہبا کا دریا پھوٹ پڑے

خاکسار۔ ذوالفقار علی خاں گوہر

مسلمانوں کے شاندار علمی و ادبی کارناموں پر نظر

صنعت کاغذ سازی

فن کاغذ سازی چین کی ایجاد ہے لیکن یورپ اور دیگر مہذب ممالک میں اسے رواج دینے والے صرف مسلمان تھے موسیو سدیو لکھتا ہے:-

"تیرھویں صدی عیسوی میں عربی کاغذ کا جو روئی سے تیار ہوتا تھا۔ قسطنطنیہ میں رواج ہوا۔ اور وہاں سے کاغذ سازی کی صنعت فرانس - اٹلی - انگلینڈ جرمنی وغیرہ ممالک میں پہونچی" (ہسٹورینز ہسٹری آف دی ورلڈ جلد ۸ صفحہ ۲۷۵)

اس جگہ اس امر کا ذکر بھی موزوں ہوگا - کہ اہل یورپ مدت تک چمڑے پر لکھتے رہے - جو اس قدر گراں تھا - کہ چند روز میں نایاب ہوگیا - حتےٰ کہ یونانی اور رومی راہبوں نے بڑی قدیم اور تاریخی تصنیفات کے حروف چھیل کر ان کے صفحوں پر اپنے مذہبی مسائل لکھنے شروع کردیئے - چنانچہ موسیو لیبان لکھتا ہے -

"اگر مسلمان کاغذ سازی کو رواج نہ دیتے - تو یہ راہب کل قدیمی تصنیفات کو اسی طرح تلف کردیتے - پس انہی مسلمانوں کی بدولت ان کی قدیم مذہبی کتب محفوظ رہ گئیں - بلکہ اشاعت علوم میں معتدبہ ترقی بھی ہوئی" (تمدن عرب صفحہ ۴۴۳)

یورپ کی زبانوں میں ترجمے

علم وادب کی تاریخ میں ایک عظیم الشان جگہ حاصل کرچکنے کے بعد آخر وہ منحوس دن بھی آپہونچا - جبکہ مسلمانوں نے بتدریج اس سے بے توجہی اور اغماض برتنا شروع کردیا - حتےٰ کہ کلیتہً غیر اقوام نے اس پر قبضہ کرلیا - اور مسلمان قوم جس پر خود علم وفضل کو فخر - اور ناز تھا - بالکل اس شعر کی مصداق بن کر گئی:- ؎

جو دین کے گود میں پلا تھا عکمار کی
وہ عُرضۂ تیغ جہلاء و سفہاء ہے

جب یورپ میں علم وادب کا چرچا شروع ہوا - وہاں پر اسلامی کتب کو اپنی زبانوں میں ڈھالنا شروع کیا گیا چنانچہ اسلامی علوم کی عربی کتابوں کے یورپ نے نہایت کثرت سے ترجمے کئے قریباً ہر فن اور ہر موضوع پر عربی کتب کو یورپین زبانوں میں منتقل کرلیا گیا - اور ان کو اس درجہ اپنا لیا گیا - کہ آج اصلی کتب ملتی ہی نہیں ٭

جن کتابوں کا ترجمہ اہل یورپ نے عربی سے کیا - وہ عموماً لاطینی میں ہوا - اور ان کی تعداد قریباً تین سو ہے تفصیل ملاحظہ ہو:-

فلسفہ وطبعیات - ۹۰ - ریاضی ونجوم - ۷۰
طب - ۹۰ - کیمیا - علم الاجسام - ۴۰
کل - ۲۹۰ ٭

یہ ترجمہ شدہ کتابیں دو طرح کی ہیں - (۱) وہ کتابیں جن کو مسلمانوں نے یونانی سے عربی میں منتقل کیا - اہل یورپ نے ان کا ترجمہ عربی سے کیا - مگر اصل یونانی مصنفین کی طرف وہ کتابیں منسوب کردی گئیں ٭

(۲) جن کو ان علوم میں مہارت پیدا کرنے کے بعد علمائے اسلام نے خود تصنیف کیا - (تفصیل کے لئے دیکھئے رسالہ جات المؤید - الہلال اور المعارف وغیرہ)

غرض یہ صرف ایک دعوےٰ ہی نہیں بلکہ ایک ثابت شدہ اور تاریخی حقیقت ہے - کہ مسلمانوں نے اپنے عروج کے زمانہ میں علم وادب کی اتنی شاندار اور گراں بہا خدمات سرانجام دیں - کہ دنیا کی کوئی اور قوم ان کا مقابلہ نہیں کرسکتی یہ زمانہ سخت پراپیگنڈا اور جدوجہد کا ہے - ہر قوم اپنی نسلی اور تاریخی برتری ثابت کرنے کے لئے بے تاب ہو رہی ہے - حتےٰ وہ اقوام بھی جن کا ماضی مطلقاً اندھیرے میں ہے - یہ دعوے کر رہی ہیں کہ ان کے آباء واجداد ہی دنیا میں شجاعت - بہادری - اور علم وفضل کے واحد اجارہ دار تھے - لیکن خالی دعویٰ کیا حقیقت رکھتا ہے - جبکہ واقعات - اور تاریخ کی روشنی اس کی تائید نہ کر رہی ہو - جو احباب تفصیل کے ساتھ اس موضوع کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہیں - وہ مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ فرمائیں - جن کی مدد سے میں نے یہ مضمون تیار کیا ہے:-

(۱) تمدن یورپ مترجمہ ڈاکٹر سید علی بلگرامی
(۲) تمدن عرب - جلد اول ودوم -
(۳) محمڈنزم - مصنفہ مارگولیتھ -
(۴) ہسٹورینز ہسٹری آف دی ورلڈ جلد ۸ -
(۵) تاریخ اخلاق اسلامی از عبدالسلام ندوی -
(۶) اسلام کا اثر یورپ پر از احمد میاں اختر -

بالآخر اتنا عرض کردینا ضروری ہے کہ ہمیں یورپ پر علوم وفنون کو ترقی دینے کی وجہ سے ہرگز رشک نہیں - ہم کھلے دل سے اس کا اعتراف کرتے ہیں اور ان کے شکرگزار ہیں - لیکن اتنا ضرور کہیں گے - کہ ان کا سنگ بنیاد رکھنے والے ہمارے ہی قابل صد احترام بزرگ تھے - گو آج تعصب اور دشمنی کے جوش میں ان پر طرح طرح کے الزام لگائے جارہے ہیں - انہیں نعوذ باللہ وحشی - اخلاق سے عاری اور ظلم وتشدد کرنے والے قرار دیا جارہا ہے - اور دوسری طرف خود مسلمان بھی انسانیت کے تمام اعلےٰ اوصاف سے عاری ہوچکے ہیں - لیکن وقت آئے گا - اور عنقریب آئے گا جبکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے سے پھر اسلام کے دور ثانیہ کا احیاء ہوگا - تقوےٰ - بزرگی - دینداری - اور علم وفضل کی پھر ویسی ہی فراوانی ہوگی - جیسی کہ اسلام کے دور اول میں تھی - اور مسلمان احمدیت کے ذریعے سے کارزار ہستی میں پھر اعلیٰ بلند اور ممتاز مقام حاصل کرلیں گے - یورپ بلاشبہ آج علم وفضل کو خوب نواز رہا ہے - لیکن اس مادی ترقی کے زعم میں اسے یہ بھول نہیں جانا چاہیئے - کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے قوموں کے عروج وزوال کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے - آج اگر یورپ علم وفضل کا گہوارہ بنا ہوا ہے - تو کل کو علم وفضل کی باگ ڈور خداوند عالم ان سے چھین کر جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں بھی دے سکتا ہے اور انشاء اللہ العزیز ایسا ہی ہوگا!!! ؎

اور بھی دور فلک ہیں ابھی آنے والے
ناز اتنا نہ کریں ہم کو ستانے والے

احقر خورشید احمد از لاہور -

کیا نیوگ صرف اولاد پیدا کرنے کے لئے ہے؟

بانی آریہ سماج سوامی دیانند جی نے آریہ صاحبان کو جن ناقابل حل مشکلات میں ڈال دیا ہے ان میں ایک نیوگ کا بھی مسئلہ ہے - سوامی جی کا ارشاد ہے - کہ ویدک دھرم دوسری بار شادی کی اجازت نہ مرد کو دیتا ہے - نہ عورت کو یعنی اگر مرد رنڈوا ہوجائے - یا عورت بیوہ ہوجائے - یا کسی اور وجہ سے ان میں ایسی ناچاقی اور کشیدگی پیدا ہوجائے کہ وہ اکٹھے زندگی بسر نہ کرسکیں - تو یہ نہیں ہوسکتا - کہ کلیتہً علیحدگی اختیار کرکے دوسری جگہ شادی کرلیں - بلکہ ویدک دھرم ایسی حالت میں نیوگ کی تلقین کرتا ہے - لیکن نیوگ کی جو تفصیلات سوامی جی نے پیش کی ہیں - وہ ایسی شرمناک ہیں - کہ آجتک کسی آریہ سماجی کو کھلا انہیں عمل میں لانے کی جرأت نہ ہوئی - بلکہ ان میں بیواؤں کی شادی کا رواج روز بروز بڑھتا جارہا ہے ٭ باوجود اس کے کبھی کبھی نیوگ کی حمایت آریہ اخبارات میں کی جاتی ہے - چنانچہ ۱۸ مئی کے پرکاش میں "نیوگ وشہ پرکچھ وچار" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں بڑا زور اس بات پر دیا گیا ہے - کہ "نیوگ صرف سنتان اتپتی کا سادھن ہے" یعنی نیوگ صرف اولاد پیدا کرنے کا طریق ہے - قطع نظر اس سے کہ یہ طریق کس قدر غیرت کش ہے - بانی آریہ سماج نے قطعاً اسے صرف اولاد پیدا کرنے کا طریق نہیں قرار دیا - بلکہ اگر کسی عورت کا خاوند اس سے اچھا سلوک نہ کرتا ہوا پردیس گیا ہو - تو بھی نیوگ کرنے کی اجازت دی ہے - اسی طرح مرد کو اجازت ہے - کہ اگر.. صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوں - یا عورت بانجھ ہو - یا مرد نقص رکھتا ہو - یا بدزبان ہو - تو دوسری عورت سے نیوگ کرے ٭

جناب مولوی محمد علی صاحب کی تحریروں میں لفظ نبی کا استعمال

دوسروں کے حوالے

چوتھی دلیل اپنے نئے عقائد کی تائید میں جناب مولوی محمد علی صاحب نے یہ پیش کی ہے۔ کہ نبوت کا یہ مفہوم محض میری ایجاد نہ تھی۔ بلکہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا بھی یہی مذہب تھا۔ اس کے ثبوت میں ان دونوں حضرات کے مضامین میں سے ایک ایک حوالہ پیش کیا گیا ہے۔ حالانکہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب مولوی محمد علی صاحب کے اس اعتراض کا جواب اخبار الفضل ۲۶ مارچ ۱۹۲۳ء میں شائع کرا چکے ہیں۔ اور حضرت مفتی صاحب نے تو انہی ایام میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے اعتراض کا جواب بدر میں شائع کر دیا تھا۔ اگر جناب مولوی محمد علی صاحب کا مقصد لوگوں کو غلط فہمی میں مبتلا کرنا نہ ہوتا۔ تو ان کے جوابات پر بھی جرح کرتے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے دو حوالے

جناب مولوی صاحب کو اپنے نئے مسلک کی تائید میں بقول ان کے جو بہت بڑا ثبوت ملا ہے۔ وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دو حوالے ہیں۔ ایک رسالہ تشحیذ الاذہان اپریل ۱۹۱۰ء کے مضمون "نجات" میں سے اور دوسرا الحکم مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۱۱ء کے مضمون خاتم النبیین میں سے اصل حوالے درج ذیل ہیں۔

(الف) "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوے کے بعد تیرہ سو برس گزر چکے ہیں۔ کہ کسی نے آج تک نبوت کا دعوے کر کے کامیابی حاصل نہیں کی ۔۔۔ آپ کی بعثت کے بعد یہ سلسلہ کیوں بند ہو گیا اس سے بڑھ کر کیا نشان ہو سکتا ہے کہ آپ کے بعد کوئی شخص جو مدعی نبوت ہوا ہو کامیاب نہیں ہوا۔ پس اس طرف اشارہ تھا۔ کہ کان اللہ بکل شئ علیما۔ یعنی ہم نے آپ کو خاتم النبیین بنایا۔ اور ہم جانتے ہیں۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور کوئی جھوٹا آدمی بھی ایسا دعوے نہیں کریگا کہ ہم اس کو ہلاک نہ کر دیں۔ چنانچہ یہ ایک تاریخی پیشگوئی ہے۔ کہ اس کا رد کسی سے ممکن نہیں۔ اگر ہے تو ہمارے سامنے پیش کرو۔"

(تشحیذ الاذہان اپریل ۱۹۱۰ء)

(ب) "اللہ تعالے نے آپ کو خاتم النبیین کے مرتبہ پر قائم کر کے آپ پر ہر قسم کی نبوتوں کا خاتمہ کر دیا۔"

(الحکم ۱۴ مارچ ۱۹۱۱ء)

فیصلہ کن صورت

ان دونوں حوالوں سے جناب مولوی صاحب نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ اس زمانہ میں گویا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی حضور کو مجاز اور استعارہ کے رنگ میں نبی مانتے تھے۔ اصطلاح شرع میں آپکو ہرگز نبی نہیں سمجھتے تھے

ان دونوں حوالوں پر نظر کرنے سے پہلے میں جناب مولوی صاحب سے عرض کرتا ہوں۔ کہ اگر فی الواقع ان حوالجات سے وہی نتیجہ نکلتا ہے۔ جو آپ نے نکالا ہے۔ تو کیوں آپ اس طریق تصفیہ کی صورت کے سامنے سر نہیں جھکاتے۔ جو بارہا آپ کی خدمت میں بھی پیش کیا گیا ہے۔ کہ آپ کی اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی زمانہ ظہور اختلاف سے قبل کی۔ اور خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی کے وقت کی شائع شدہ تحریرات متعلقہ مسئلہ نبوت یکجائی صورت میں شائع کر دی جائیں۔ اور اس مجموعہ کے آخر میں آپ بھی دستخط کر دیں۔ اور حضرت امیر المومنین بھی۔ آپ اس معقول اور فیصلہ کن صورت کو یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں۔ کہ "نہ میاں صاحب کی تحریروں کی ضرورت ہے اور نہ میری تحریرات کی ضرورت ہے۔ اور نہ ان پر کسی بحث کی ضرورت ہے۔" (میری تحریر میں لفظ نبی کا استعمال اشاعت بار دوم) کیا یہی انصاف ہے؟

حوالوں کا اصل مطلب

اس کے بعد میں جناب مولوی صاحب کے پیشکردہ دونوں حوالوں کو زیر بحث لاتا ہوں۔ پہلا حوالہ جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خاتم النبیین کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اس سے مراد صرف وہ نبوت ہے۔ جس کے ماننے سے گویا نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر کوئی نیا مذہب اختیار کرنا پڑے۔ کیونکہ اسی مضمون میں جس سے یہ حوالہ لیا گیا ہے۔ یہ الفاظ صاف موجود ہیں۔ کہ (۱) "اسلام سب دنیا کے لئے ہے" (۲) "قرآن شریف ۔۔۔۔ سب دُنیا کے لئے ہے"۔ (۳) "آنحضرت ہر زمانہ اور ہر جگہ کے لئے خاتم النبیین ہو کر مبعوث ہوئے ہیں۔ اور اب تک جس کو تیرہ سو برس گزر گئے ہیں۔ یا آئندہ آپ کی غلامی سے منکر شخص کی رسائی دربار الہٰی میں نہیں ہو سکتی" (۴) "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی شخص نہیں آئیگا۔ کہ جس کو نبوت کے مقام پر کھڑا کیا جائے۔ اور وہ آپ کی تعلیم کو منسوخ کر دے۔ اور نئی شریعت جاری کرے"۔ وغیرہ وغیرہ ایسے فقرات ہیں جن سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایسے نبی کے آنے کی نفی نہیں کی گئی۔ جو آپ کی اتباع میں آئے۔ اور جس کا آنا آپ کا آنا ہو۔ ہاں ایسے انبیاء کا آنا بے شک منع ہے۔ جو آپ کی تعلیم کو منسوخ کریں۔ اور نئی شریعت جاری کریں۔

دوسرا حوالہ جس میں ہر قسم کی نبوتوں کے بند ہونے کا ذکر ہے۔ اس سے مراد بھی صرف وہ نبوتیں ہیں۔ جو محمدی نبوت کے علاوہ ہیں۔ کیونکہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اپنی تصنیف رسالہ تجلیات الٰہیہ کے صفحہ ۲۰ پر فرماتے ہیں "اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے آسکتا ہے مگر وہی جو امتی ہو" پس ہر قسم کی نبوتوں سے مراد مختلف قوموں اور مختلف زمانوں میں قائم کئے جانے والے نبوت کے سلسلے ہیں۔ نہ کہ وہ نبوت بھی جو حضور ہی کی غلامی سے حاصل ہو۔

پھر تعجب ہے کہ مذکورہ بالا دونوں حوالوں کو درج کرنے کے بعد جناب مولوی محمد علی صاحب نے جہاں یہ نتیجہ نکالا ہے اس میں ایک فقرہ جماعت قادیان کی نسبت یہ بھی درج کیا ہے۔ کہ یہ لوگ "ہر قسم کی نبوت کو آنحضرت صلعم پر ختم یقین کرتے تھے۔ اور آپ کے بعد نہ نئے نبی کے آنے کے قائل تھے نہ پرانے کے"۔ حالانکہ جناب مولوی صاحب جب قادیان میں تشریف رکھتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے قائل تھے۔ بلکہ بڑے شد و مد سے اس کا اظہار مخالفین کے سامنے کرتے تھے تو وہ نہ صرف اس قسم کے فقرہ کا بلکہ اوپر کے بھی دونوں حوالوں کی قسم کی تحریروں کا جواب خود دے چکے ہیں۔ ملاحظہ ہو ریویو جلد ۵ ملہ صفحہ ۱۸۶!

جناب مولوی صاحب فرماتے ہیں۔

"یہ سلسلہ سچے معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے۔ اور یہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ کوئی نبی خواہ وہ پرانا ہو یا نیا آپ کے بعد اب نہیں آسکتا۔ جس کو نبوت بدوں آپ کے واسطہ کے مل سکتی ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اللہ تعالے نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کر دیئے۔ مگر آپ کے متبعین کامل کے لئے جو آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپ کے اخلاق کاملہ سے ہی نور حاصل کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا"

احباب ایک طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حوالجات کو پڑھیں۔ اور دوسری طرف جناب مولوی محمد علی صاحب کے اس حوالہ کو ملاحظہ فرمائیں۔ اور پھر انصاف سے کہیں کہ مولوی صاحب اس حوالہ کی موجودگی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ پر اعتراض کرنے میں کہاں تک حق بجانب ہو سکتے ہیں جب جناب مولوی صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین

ماننے اور آپکے بعد نئے اور پرانے انبیاء بلکہ تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند سمجھنے کے باوجود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں نبوت کو بند نہیں سمجھتے۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور دیگر بزرگان جماعت کی کسی ایسی ہی تحریر پر اعتراض کیوں؟ کیا اس لئے کہ آپ آپ نے ان عقائد کو ترک کرکے ایک نئی راہ اختیار کر لی ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نبوت سے انکار کا مطلب

پانچویں دلیل جو جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے نئے عقائد کی تائید میں اس ٹریکٹ میں پیش کی ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چند تحریریں ہیں جن میں آپ نے بظاہر نبوت سے انکار کیا ہے لیکن اس سے مراد شریعت والی اور مستقل نبوت ہے نہ کہ غیر تشریعی نبوت۔ لہٰذا ان حوالوں کا جواب مجھے اپنی طرف سے دینے کی ضرورت نہیں میں حضور ہی کو حکم ٹھہرا کر حضور ہی کا فیصلہ پیش کرتا ہوں۔ حضور "ایک غلطی کا ازالہ" میں فرماتے ہیں:۔

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی نئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا"۔

یاد رہے کہ نبوت کی یہ تشریح ان تمام حوالوں کے بعد کی ہے جو مولوی صاحب نے پیش کئے ہیں۔ اس تشریح کی موجودگی میں میں حیران ہوں۔ کہ جناب مولوی صاحب کس طرح یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غیر تشریعی نبوت کا بھی دعویٰ نہیں کیا۔

خاکسار:۔ عبدالقادر مبلغ سلسلہ احمدیہ

قومی مقاصد کے حصول کا واحد ذریعہ

انفرادی مقاصد چونکہ کسی ایک فرد سے متعلق ہوتے ہیں۔ اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ وہ کسی معین وقت تک ہی محدود ہوتے ہیں۔ ان کا حلقۂ عمل ایک خاص حدوبست کے اندر ہوتا ہے۔ انفرادی مقصد یا تو کسی کی زندگی میں ہی پورا ہوکر ختم ہو جاتا ہے۔ اور یا جب وہ شخص فنا کی آہنی گرفت میں آجاتا ہے۔ اور اس کی روح اس کے جسم کو محض ایک مشت خاک کی صورت میں چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے اس سے علیحدہ ہو جاتی ہے۔ اس کی نقل وحرکت ہمت وجوش۔ ارادہ اور مقاصد کو یکدم منقطع کر دیتی ہے۔ مگر اس کے برخلاف قومی مقاصد چونکہ کسی ایک ذات کے ساتھ وابستہ نہیں ہوتے۔ ان کا حلقۂ اثر بہت وسیع ہوتا ہے۔ ان کا تعلق قوم کے وہ لوگ جو گذر چکے ہوتے ہیں ان کے ساتھ بھی رہ چکا ہوتا ہے جو موجود ہوتے ہیں۔ ان سے بھی ہوتا ہے اور جو آئندہ آنے والے ہوتے ہیں۔ ان تک بھی ممتد ہوتا ہے۔ پس ان مقاصد کے حصول کے لئے کسی انفرادی کوشش سے کامیابی ناممکن ہوتی ہے۔ اگر کسی قدر کامیابی بفرض محال حاصل ہو بھی جائے تب بھی اس کامیابی کو حقیقی کامیابی نہیں کہا جاسکتا۔ وہ کامیابی محض ایک وقتی کامیابی ہوگی۔ کیونکہ جب وہ کسی ایک ذات سے وابستہ ہوگی۔ تو صرف اسی کے ایام زندگی تک ہی محدود ہوگی۔ اس طرح گو مقصد تو قومی ہوگا۔ مگر اس کے حصول کے طریق سے وہ انفرادی حیثیت رکھیگا چنانچہ قومی مقاصد کے لئے اجتماعی اور متحدہ جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اس کے امتداد کے لئے لازمی ہوتا ہے کہ چونکہ وہ کام آئندہ آنے والوں کے ہاتھ سپرد کیا جانا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے جوں جوں زمانہ گذرتا جائے۔ اس ترقی کرنے والی قوم کو چاہیئے۔ کہ آئندہ پود کو بھی اپنے اس کام میں ساتھ ملاتی جائے۔ تاکہ کچھ وقت وہ اپنے متقدمین کے ساتھ مل کر کام کو سمجھیں۔ اور ان کے ساتھ مل کر کریں۔ اور پھر اس لائق ہوں۔ کہ جب وہ ان کو چھوڑ کر چلے جائیں۔ تو پھر خود اس کو سنبھال سکیں۔ یہی اور یہی صرف ایک طریق ہے جس سے قومی مقاصد اور ترقیات کا امتداد حاصل کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ اپریل ۱۹۳۸ء میں فرمایا "جب کوئی قوم ایک خاص مقصد اور مدعا لے کر کھڑی ہوتی ہو۔ تو اس کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ اس مقصد اور مدعا کو نوجوانوں کے ذہنوں میں پورے طور پر داخل کرے۔ اور ایسے رنگ میں ان کی عادات اور خصائل کو ڈھالے۔ کہ وہ جب بھی کوئی کام کریں خواہ عادتاً کریں یا بغیر عادت کے کریں۔ وہ اس جہت کی طرف جارہے ہوں۔ جس جہت کی طرف اس قوم کے اغراض ومقاصد اسے لئے جارہے ہوں جب تک کسی قوم کے نوجوان اس رنگ میں کام نہیں کرتے۔ اس وقت تک اسے ترقی حاصل نہیں ہوتی"۔

چنانچہ آج احمدیت کی ترقی اس اعلےٰ مقصد جس کے لئے آج اسے کھڑا کیا گیا ہے کے حصول کے لئے قومی ترقی اور اس کے امتداد کے لئے ہی تو مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اور حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کے ماتحت خدام الاحمدیہ کا قیام ہی ایک واحد ذریعہ ہے۔ جس سے قومی ترقی حاصل ہوسکتی ہے۔ ورنہ ناممکن محض ہے۔ پس خدام الاحمدیہ کی اہمیت حضور کے ارشاد کے ماتحت نہایت درجہ واضح ہے۔ اور اس کا استحکام یقیناً احمدیت کا استحکام ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ اس کے قیام کی اصل غرض کو پہچانے جس غرض کے ماتحت اس کو قائم کیا گیا ہے۔ اس کو پورا کرنے کے لئے قوم کے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ اور اب جبکہ مجلس ہذا اپنی مرکزی ضروریات کے ماتحت ایک عمارت کے کھڑا کرنے کی تجویز کر رہی ہے۔ مخلصین سلسلہ کو چاہیئے۔ کہ وہ اس ارادہ نیک کو پورا کرنے میں مجلس ہذا سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔ خود بھی اس کی مالی امداد فرمائیں۔ اور دیگر احباب جماعت سے چندہ فراہم کرنے کی مخلصانہ کوشش فرماکر زیادہ سے زیادہ رقم شعبہ ہذا کو ارسال فرمائیں۔ مجلس ہذا ان کے اس تعاون اور ہمدردی کی دل سے ممنون ہوگی۔ جزاہم اللہ تعالےٰ۔

خاکسار عطاء الرحمٰن

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ایک احمدی اور غیر احمدی کا مکالمہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں اخبار البدر (۷ نومبر ۱۹۰۲ء) میں حسب ذیل مکالمہ درج ہے۔ غیر مبائع اصحاب اسے بغور پڑھیں:۔

زید:۔ سنا ہے کہ مرزا صاحب مسیح موعودؑ کا دعویٰ کرتے ہیں۔ کیا انکا منکر کافر ہوسکتا ہے؟

بکر:۔ بہر حال جو مسیح آنے والا ہے۔ خواہ وہ مرزا صاحب ہوں۔ خواہ کوئی اور مسیح جو اس سند پر آئے اس کے منکر کو تم کیا کہتے ہو؟

زید:۔ حقیقی مسیح جو ثابت ہو۔ اور پھر جو اسے نہ مانے وہ تو ضرور کافر ہے۔

بکر:۔ پھر تم نے خود ہی مسئلہ حل کر دیا۔ حضرت مرزا صاحب کہتے ہیں۔ میں حقیقی آنے والا ہوں۔

نیروبی میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۶ اپریل۔ صبح ۹½ بجے پٹیل برادر ہڈ ہال میں زیر صدارت سردار مہربان سنگھ صاحب جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد ہوا۔ کارروائی کی ابتدا سید عبد الرزاق شاہ صاحب نے تلاوت قرآن کریم سے کی پھر رشید احمد بٹ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد مسٹر عبد اللہ مصطفیٰ صاحب نے انگریزی میں نصف گھنٹہ تقریر کی جس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ تعلیم پیش کر کے بتایا کہ عربوں نے اس تعلیم پر عمل کر کے کتنی جلدی اعلےٰ ترقیات حاصل کیں۔ اور خود دنیا کے استاد قرار پائے۔ نیز فرمایا کہ وہ تعلیم ہر زمانہ کے لئے قابل عمل ہے بلکہ وہی درحقیقت ایک زندہ اور عمل کرنے کے قابل تعلیم ہے جس پر عمل کر انسان دینی اور دنیوی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ تقریر نہایت فصیح انگریزی میں تھی اور حاضرین نے اسے بہت پسند کیا۔

دوسری تقریر مسٹر جاتی رام صاحب ورما بی۔ اے کی تھی۔ انہوں نے نہ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے تاریخی حالات بیان فرمائے۔ بلکہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سادہ زندگی۔ رحم اور شفقت۔ سخاوت۔ فقر اور دیگر اخلاق حسنہ پر نہایت تفصیل سے اور عالمانہ رنگ میں روشنی ڈالی جس سے سامعین نہایت محظوظ ہوئے۔ لیکچرار صاحب جس محبت سے دوران تقریر میں "رسول کریم" اور "رسول پاک" اور "نبی اللہ" کہہ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرماتے تھے وہ ایک عجیب مخلصانہ رنگ تھا اور حاضرین اس سے بہت متاثر ہوئے۔ اللہ تعالےٰ ورما صاحب کو جزائے خیر دے۔ جس امن کی بنیاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان جلسوں کے ذریعہ رکھی ہے اور جس کی اہمیت اب دنیا خوب سمجھ رہی ہے اس عمارت کے قیام میں یقیناً ایسے شرفاء کا حصہ ہے جو ان جلسوں میں دلی تعاون کرتے ہیں۔

تیسری تقریر ملک نصر اللہ خان صاحب نے فرمائی جس میں اس تعلیم کا شرح و بسط سے ذکر فرمایا جو اسلام نے ہر شعبہ زندگی میں امن قائم رکھنے کے متعلق دی ہے۔ مثلاً گھر میں امن۔ مزدور اور سرمایہ دار کے درمیان امن قائم رکھنے کی تعلیم پھر مختلف قوموں اور حکومتوں اور مختلف مذاہب کے پیرؤوں کے درمیان قیام امن کی تعلیم تفصیل سے بیان فرمائی۔

صاحب صدر نے اختتام جلسہ پر فرمایا کہ دنیا کو اس وقت امن کی بے حد ضرورت ہے اور یہ امن کی بنیادی تحریک جو ان جلسوں کے رنگ میں شروع کی گئی ہے اس کا سہرا امام جماعت احمدیہ کے سر ہے۔ اب ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ دنیا کی تربیت ایسے رنگ میں ہوگی۔ کہ یہ فرقہ وارانہ جھگڑے اور فساد ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گے۔

جلسہ ½۱۱ بجے بخیر و خوبی ختم ہوا۔

اسی سلسلہ میں بروز جمعہ ۴ اپریل شام کو پونے چھ بجے محترمی خان محمد اکرم صاحب غوری قائد خدام الاحمدیہ نے اردو میں ایک تقریر بعنوان "جنگ کے متعلق تعلیم اور نمونہ" نیروبی براڈکاسٹنگ سٹیشن سے نشر کی اور اسی رات آٹھ بج کر دس منٹ پر محترمی حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نیروبی نے انگریزی میں ایک تقریر بعنوان "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت ایک حکمران" براڈکاسٹ کی۔ دونوں تقاریر خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت عمدہ اور معنیٰ خیز تھیں اور بہت پسند کی گئیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار۔ محمد شریف سیکرٹری تبلیغ۔ نیروبی۔ (مشرقی افریقہ)

سو فیصدی بجٹ پورا کرنے والی جماعتیں

ذیل کی جماعتوں نے اپنا بجٹ آمد ۴۲-۱۹۴۱ء سو فی صدی ادا کر دیا ہے۔

۵۰۰۰ سے اوپر والی جماعتیں

حیدرآباد دکن

۲۵۰۱ تا ۵۰۰۰

سکندرآباد۔ کوئٹہ۔ دہلی۔ پشاور۔

۱۰۰۱ تا ۲۵۰۰

مسجد مبارک قادیان۔ محلہ دار البرکات قادیان۔ محلہ دار العلوم قادیان۔ لائلپور۔ ڈیرہ غازی خان۔ نوشہرہ۔ فیروزپور شہر۔ انبالہ شہر۔ جمشید پور

۵۰۱ تا ۱۰۰۰

پٹھانکوٹ۔ دولت پور۔ چک جھومرہ ۱۱۷۔ کوٹ فتح خان۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ بیٹھنڈہ سندھ سیمنٹ ورکس۔ جبل پور۔

۲۵۱ تا ۵۰۰

پسرور۔ نوشہرہ۔ گھٹیالیاں۔ بہلول پور۔ حافظ آباد۔ خوشاب۔ ہنڈی گھیب۔ کوہاٹ۔ کریام۔ پنج مورو۔ آگرہ۔ شاہجہانپور۔ کانپور۔ یادگیر۔

(تا ۲۵۰)

محلہ دار الانوار۔ محلہ ناصر آباد قلعہ لال سنگھ۔ کلو سوہل۔ بھینی میلوان۔ کیکیالہ۔ سیادی شیرا۔ رحیم آباد۔ ٹھیوہ کلاسوالہ۔ رائے پور۔ قادر آباد۔ جہور۔ بھکوکھی۔ دریاپور۔ نارووال۔ جنڈر کے۔ شکو رے۔ ہانڈو۔ بتوکی۔ دولت پور۔ موہلنکی۔ مانگٹ اونچے۔ کھیوہ۔ چک ۱۲۶۔ چک شیر کا ۷۸۔ تلونڈی ۳۔ جنڈر کے۔ چک ۱۱۵۔ کھوکھر غربی۔ بوڑیوالہ۔ اسماعیلہ۔ سوک کلاں۔ مظفر گڑھ۔ رحیم یارخان۔ چک ۱۱۲ مراد۔ جلہ آرائیاں۔ چک ۵۵۔ گھنگھرانوالہ۔ ریناله خورد۔ کوٹ کپورا۔ بھنگہ۔ ہال پور۔ سرہند۔ کاہنور۔ کالا موکوٹلی۔ کوٹ احمدیاں۔ انجولی۔ جنڈوسی۔ عثمان آباد۔ رہتے چوہدری۔ جنیت گھنڈ۔ ساتاں کولم

(ناظر بیت المال)

پتہ مطلوب ہے

بشیر احمد صاحب خالد کا جو پہلے بمبئی میں ملازم تھے اور اب بطور سفری ایجنٹ کام کرتے ہیں پتہ مطلوب ہے۔ اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو نظارت ہذا کو اپنے مستقل ایڈریس سے اطلاع دیں۔ ورنہ جس دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو وہ اس کی تعمیل کر دیں۔ کیونکہ ان کی والدہ صاحبہ کی طرف سے ان کے نام ایک خط ہے وہ ان کو بھجوانا ہے

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

موٹر ڈرائیور کی ضرورت

ایک موٹر ڈرائیور کی جو میدانی اور پہاڑی ہر دو علاقوں میں موٹر چلانے کی مہارت رکھتا ہو۔ اور علاوہ موٹر ڈرائیوری کے اچھا خاصا مکینک بھی ہو۔ گاہے گاہے باہر دورہ پر بھی جانا پڑے گا۔ ہیڈ کوارٹر دلہوزی ہوگا اور دورہ پر کھانا مالک کے ذمہ ہوگا رہنے کے لئے کوارٹر مفت ملے گا۔

جو دوست خواہش مند ہوں وہ جلد تر اپنی درخواستیں نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔ (ناظر امور خارجہ)

ضرورت باورچی

جو انگریزی اور دیسی ہر دو طرز کا کھانا طیار کر سکتا ہو۔ علاوہ کاریگر ہونے کے ایماندار دیانتدار اور خوش خلق بھی ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

خواہش مند احباب نظارت امور خارجہ میں اپنی اپنی درخواستیں جلد بھجوا دیں۔

ناظر امور خارجہ

عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ کا تقرر

(گذشتہ سے پیوستہ)

مندرجہ ذیل عہدہ داران کو تاریخ اعلان سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۴ء تک کے لئے منظور کیا جاتا ہے سابقہ عہدہ داروں کو چاہیئے۔ کہ اپنے اپنے فرائض کا چارج معہ مکمل ریکارڈ جو ان کی تحویل میں ہے۔ نئے منظور شدہ عہدہ داروں کو دے دیں۔

(فتح محمد سیال ناظر اعلیٰ)

۲۳- مہمند مرکز شیخ محمدی (پشاور)

پریذیڈنٹ عبدالغنی خانصاحب
جنرل سیکرٹری منیر احمد صاحب
سکرٹری مال " " "
" امور عامہ " " "
" تبلیغ سید امیر صاحب
" تعلیم و تربیت " " "

نوٹ :- خط و کتابت صرف پریذیڈنٹ کے نام ہو۔

۲۴- نائسنور (کشمیر)

پریذیڈنٹ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ڈار
وائس پریذیڈنٹ خواجہ عبدالعزیز صاحب مالک نمبردار
سکرٹری تبلیغ خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار
" تعلیم و تربیت مولوی حبیب اللہ صاحب
" مال خواجہ عبدالرزاق صاحب ڈار
محاسب خواجہ غلام محمد صاحب ڈار
امین ایم عبدالکریم صاحب وانی
سکرٹری ضیافت خواجہ غلام احمد صاحب ڈار
" امور عامہ مولوی قطب الدین صاحب

۲۵- دنیا پور (ملتان)

پریذیڈنٹ شیخ محمد حسین صاحب بزاز
محاسب " " "
سکرٹری مال چوہدری غلام قادر صاحب
" نشر و اشاعت " " "
" تعلیم و تربیت صوفی احمد حسن صاحب
سکرٹری وصایا صوفی احمد حسن صاحب
" تبلیغ مستری محمد اسمٰعیل صاحب
" امور عامہ " " "

نوٹ :- اس انجمن کے ساتھ شیخواہ اور چک ۳۹۶ اور دیگر ملحقہ چکوک کے احمدی احباب شامل ہیں۔

۲۶- میرپور (جموں)

پریذیڈنٹ مولوی عبدالرحمٰن صاحب
سکرٹری مال " " "
" تبلیغ امام الدین صاحب
" تعلیم و تربیت مولوی اللہ دتا صاحب
" امور عامہ مقدم گدی صاحب

۲۷- جمشید پور

جنرل سکرٹری سید حمید الدین احمد صاحب
سکرٹری تبلیغ " " "
" تعلیم و تربیت مرزا البشیر احمد صاحب چغتائی
" مال سید ظفیر احمد صاحب بی۔ اے
" وصایا مرزا البشیر احمد صاحب چغتائی
" امور عامہ ماسٹر سید حسام الدین صاحب
" امور خارجہ " " "
آڈیٹر بھائی عزیز اللہ صاحب
محاسب مرزا البشیر احمد صاحب چغتائی
امین محمد اشرف صاحب
سکرٹری تالیف ملک عبدالحی صاحب
" نشر و اشاعت " " "
" ضیافت سید عبدالقیوم صاحب

۲۸- کھاریاں (گجرات)

سکرٹری تبلیغ چوہدری فیروز خاں صاحب
" مال منشی محمد خانصاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت میاں احمد صاحب
نائب سکرٹری " " چوہدری محمد شفیع صاحب
سکرٹری امور عامہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب
" امور خارجہ " " "
" وصایا منشی عبداللہ صاحب
" ضیافت چوہدری سلطان احمد صاحب

۲۹- کوٹ احمدیاں (سندھ)

سکرٹری مال چوہدری غلام قادر صاحب
" تعلیم و تربیت منشی بلال احمد صاحب
" تبلیغ چوہدری شاہ دین صاحب
" ضیافت چوہدری علی احمد صاحب
" وصایا غلام رسول صاحب
محاسب غلام حیدر
امین " " "
آڈیٹر منشی شیر محمد صاحب

۳۰- سندھ سیمنٹ ورکس روہڑی

پریذیڈنٹ محمد یوسف چیف کیمسٹ
سکرٹری تعلیم و تربیت مولوی نور الٰہی صاحب
" تبلیغ سید عبدالرشید صاحب
" مال مشتاق عالم صاحب

۳۱- گوجرانوالہ

سکرٹری تبلیغ میاں دین محمد صاحب جراح
" تعلیم و تربیت مرزا غلام نبی صاحب چغتائی
" مال " " "
" وصایا " " "
محاسب " " "
سکرٹری امور عامہ شیخ صاحب دین صاحب ڈھینگرہ
" امور خارجہ " " "
آڈیٹر بابو عبدالکریم صاحب
امین سید محمد بخش صاحب

۳۲- راولپنڈی

سکرٹری امور عامہ میاں محمد عالم صاحب پنشنر
" امور خارجہ " " "
" تعلیم و تربیت ماسٹر عنایت اللہ صاحب
" وصایا ملک محمد شفیع صاحب
سکرٹری تالیف و تصنیف مرزا البشیر احمد صاحب
" نشر و اشاعت ماسٹر عنایت اللہ صاحب
" تبلیغ " " "
" مال چوہدری ظہیر احمد صاحب
" ضیافت " " "
" تحریک جدید عام میاں محمد عالم صاحب پنشنر
" " مال بابو عبدالرحمٰن خانصاحب
آڈیٹر میاں محمد عالم صاحب پنشنر
محاسب چوہدری ظہیر احمد صاحب

نوٹ :- خط و کتابت بنام امیر جماعت ہو۔

۳۳- گوجرہ (لائلپور)

پریذیڈنٹ چوہدری عبدالعزیز صاحب آڑہتی
سکرٹری مال ماسٹر عطاء حسین شاہ صاحب
" امور عامہ چوہدری غلام حسین صاحب
" امور خارجہ " " "
" تعلیم و تربیت ماسٹر کرم شاہ صاحب
" تبلیغ ماسٹر محمد الدین صاحب
" نشر و اشاعت سید محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی
آڈیٹر ماسٹر لعل دین صاحب

نوٹ :- خط و کتابت بنام پریذیڈنٹ ہو۔

۳۴- لودھراں (ملتان)

پریذیڈنٹ حافظ دین محمد صاحب
سکرٹری مال مستری عبدالخالق صاحب
" تبلیغ عبدالرحیم خانصاحب
امین بابو غلام احمد صاحب

۳۵- چک ۲۷۰ الف (سندھ)

پریذیڈنٹ صوفی غلام محمد صاحب
سکرٹری تبلیغ عبدالعزیز صاحب
" تعلیم و تربیت میاں مہر الدین صاحب
جوائنٹ سکرٹری تبلیغ مہر مولا بخش صاحب و محمد طفیل صاحب
محاسب صوفی غلام محمد صاحب

۳۶- ٹھیکریوالہ (گورداسپور)

پریذیڈنٹ ماسٹر عبدالعزیز صاحب
سکرٹری تبلیغ چوہدری صدرالدین صاحب
" تعلیم و تربیت غلام نبی صاحب
" امور عامہ اکبر علی صاحب نمبردار
" مال منشی سردار محمد صاحب
" نشر و اشاعت میاں غلام حسین صاحب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۹ مئی۔ انگریزی جہازوں نے جرمنی پر اتنے زور کا حملہ کیا کہ کہا جاتا ہے اس سے پہلے اتنے زیادہ جہازوں نے کبھی حملہ نہیں کیا تھا۔ ہیمبرگ اور بریمن پر بڑے زور سے بم برسائے گئے۔ برلن۔ ایمڈن اور دوسرے شہروں پر بھی حملہ کیا گیا۔ نازیوں نے بھی مان لیا ہے کہ ان پر انگریزی جہازوں نے بہت سخت حملہ کیا ہے۔

لنڈن ۹ مئی کل رات جرمنی کے ۱۱ بمبار گرائے گئے۔ ان میں سے دس تو برطانیہ پر گرائے گئے اور ایک فرانس پر۔ مئی کے شروع سے اب تک جرمنی کے ۸۲ جہاز گرائے جا چکے ہیں۔ اپریل کے سارے مہینہ میں جرمنی کے اتنے جہاز نہیں گرے تھے جتنے مئی کی پہلی سات آٹھ راتوں میں ہی گر چکے ہیں۔

لنڈن ۹ مئی کل رات پھر جرمن ہوائی جہازوں نے برطانیہ پر حملہ کیا۔ ان حملوں کے نتیجہ میں جو مختلف شہروں میں ہوئے کافی جانی اور مالی نقصان ہوا۔ شمالی آئرلینڈ پر بھی انہوں نے حملہ کیا۔ مالی نقصان تو کافی ہوا مگر جانی نقصان کم ہوا۔ دشمن کے جہاز شمال مغربی شہروں پر بھی اڑے جہاں ان سے معمولی نقصان ہوا۔

لنڈن ۹ مئی۔ ہندوستان کے سمندر میں ایک انگریزی کروزر نے جرمنی کا ایک ہتھیار بند کروزر غرق کر دیا۔ یہ کروزر ہندوستان کے سمندر میں تجارتی جہازوں پر چھاپا مارتا رہتا تھا۔ برطانیہ کا یہ کروزر ذرا نئی قسم کا ہے جس پر ۳۷۹ جہازی کام کرتے ہیں اور کم توپیں اس پر نصب ہیں حملہ کرتے وقت اسے بہت معمولی نقصان پہنچا۔ چنانچہ وہ سمندر میں کام کر رہا ہے۔

لنڈن ۹ مئی۔ عراق کی حالت میں کوئی تغیر پیدا نہیں ہوا۔ صرف اتنی خبر ملی ہے کہ برطانوی افواج نے بصرہ کی کچھ اور عمارتوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس سے پہلے یہ اطلاع ملی تھی کہ بغداد میں رشید علی کے خلاف لوگوں نے سخت مظاہرہ کیا اور رشید علی بغداد چھوڑ کر بھاگ گیا مگر ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

لنڈن ۹ مئی۔ یونان کی ڈومے ایجنسی نے روس کی سرگرمیوں کے متعلق یہ خبر دی تھی کہ وہ اپنی مغربی سرحد پر فوجیں جمع کر رہا ہے۔ بلیک سی میں اس کے جنگی جہاز پہنچ رہے ہیں اور ایران میں ہوائی اڈے بنانے کی کوشش کر رہا ہے مگر ماسکو ریڈیو نے ان خبروں کو بالکل جھوٹا بتایا ہے اور کہا ہے کہ یہ خبریں کسی ایسے شخص نے گھڑی ہیں جس کا دماغ خراب ہے

ٹوکیو ۹ مئی۔ سیام اور ہند چینی میں جو سمجھوتہ ہوا تھا اس پر آج ٹوکیو میں دستخط ہو گئے۔

لنڈن ۹ مئی۔ لارڈ ہیلی فیکس نے آج شکاگو میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دنیا میں نیا نظام قائم کرتے وقت تین باتوں کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ اول یہ کہ دنیا کے تمام ممالک کو ان کی سلامتی کا یقین دلایا جائے اور انہیں اطمینان دلایا جائے کہ ان کی آزادی پر کوئی آنچ نہیں آئے گی۔ دوسرے ملکوں کے اقتصادی میل جول کو بڑھایا جائے اور تیسرے جب کوئی تغیر کیا جائے تو کسی اصل کے ماتحت ہو تا لوگوں کو یہ یقین رہے کہ ان کی آزادی برقرار رہے گی آخر میں آپ نے کہا اگر دنیا میں ہم نیا نظام قائم کرنا چاہتے ہیں تو برطانیہ کو یونائیٹڈ سٹیٹس سے پوری طرح مل جانا چاہیئے اور اس جنگ کے آخر میں سرحدوں کے فیصلہ کی بجائے آزادی کے اصول کو ماننا ضروری قرار دیا جائے۔

لاہور ۹ مئی۔ ضلع لدھیانہ کی جنگی کمیٹی نے مزید ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ لڑائی کے سلسلہ میں گورنر پنجاب کی خدمت میں پیش کیا ہے۔

شملہ ۹ مئی۔ گورنر پنجاب آج شملہ پہنچ گئے ہیں۔

بمبئی ۹ مئی۔ سپلائی ڈیپارٹمنٹ کے نمائندوں سے آج کپڑوں کے تاجروں نے ملاقات کی اور دریافت کیا کہ فوج کو کس قسم کے سوتی مال کی ضرورت ہے۔ وہ کل بھی نمائندوں سے اس سلسلہ میں بات چیت کریں گے

لاہور ۸ مئی۔ آج لاہور ہائیکورٹ کے ڈویژن بنچ نے ۱۹ مارچ ۴۰ء کو سبزی منڈی میں پولیس اور خاکساروں کے درمیان تصادم کے مقدمہ میں ۱۹ خاکساروں کی اپیل کا فیصلہ سنا دیا۔ عدالت ماتحت نے ملزموں کو کالے پانی کی سزا کا حکم سنایا تھا۔ فاضل ججان نے چار خاکساروں کو شک کا فائدہ دیتے ہوئے بری کر دیا اور باقی ۱۵ خاکساروں کو مجرم قرار دیتے ہوئے ان کی سزائیں بحال رکھیں۔ آغاز میں ۱۴۹ خاکساروں کا چالان ہوا تھا۔

لنڈن ۸ مئی۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ مسٹر سٹالین مسٹر مولوٹوف کی جگہ وزیر اعظم بنائے گئے ہیں۔

زیورچ ۸ مئی۔ برلن کے نازی حلقوں میں یہ مشہور کیا جا رہا ہے کہ جرمنی بالٹک کی ریاستوں اور یوکرائن میں سوویٹ روس کی مخالف حکومتیں قائم کرنے کی تجاویز نازی حکومت کے زیر غور ہیں اور اس مقصد کے لئے روس پر حملہ کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

لنڈن ۸ مئی۔ عراق کی موجودہ صورت حالات کے پیش نظر برطانوی اور ڈچ فضائی محکمہ ہوائی ڈاک کے لئے ایک نئے راستہ پر غور و خوض کر رہے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ نئی سروس براستہ خرطوم جاری کی جائے گی۔

واشنگٹن ۸ مئی۔ امریکہ کے [illegible] نے ایک مسودہ قانون منظور کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ امریکہ نے محوریوں کے جو ۸۳ جہاز ضبط کر لئے ہیں انہیں استعمال کرنے کا اختیار صدر امریکہ کو دیدیا جائے اب یہ بل سینیٹ میں پیش ہوگا۔

نئی دہلی ۸ مئی۔ ہندوستان کے ہر قسم کے دفاعی قرضوں میں اب تک ۶۵ کروڑ ساڑھے نو لاکھ روپیہ کی رقم جمع ہو چکی ہے۔

عدیس ابابا ۸ مئی۔ شاہ ہیل سلاسی نے ایک انٹرویو میں کہا کہ میں نے برٹش گورنمنٹ کو پیشکش کی ہے کہ وہ ایسے سینیا کی فوجیں جس محاذ پر چاہے استعمال کرے۔

لنڈن ۹ مئی۔ جرمنوں اور اطالویوں نے اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ انگریزی سمندری اور ہوائی جہازوں نے بن غازی پر گولے اور بم برسائے جن سے کافی نقصان ہوا۔

لنڈن ۹ مئی۔ ۲۴ مئی سے امریکہ کی فوج جنگ کی مشق کرنے والی ہے اس مشق میں امریکہ کی ساری فوج حصہ لے گی۔

نئی دہلی ۹ مئی۔ ہندوستانی عیسائیوں کی فیڈریشن کے صدر نے آج ترچناپلی میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا ہم سب کو مل کر لڑائی جیتنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ لڑائی اب ہندوستان کے بالکل قریب آگئی ہے۔ ہم سب کو متحد ہو جانا چاہیئے اور گورنمنٹ برطانیہ کی ہر رنگ میں مدد کرنی چاہیئے

لنڈن ۹ مئی۔ برطانیہ پر دشمن کے ہوائی حملوں سے اپریل تک ۲۹۸۵۶ سویلین مارے گئے۔ اور ۴۰۷۸۹ زخمی ہوئے۔ ۳۷۶۰۷ فوجی ہلاک یا مفقود الخبر اور ۲۵۸۹۵ زخمی ہوئے۔ غیر معانی ہلاک شدگان میں ۱۳۷۱۲ مرد ۱۲۱۱۲ عورتیں اور ۳۶۴۴ بچے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی